بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

مرکزی انجمن خدام القرآن کے زیرِ اہتمام سالانہ محاضراتِ قرآنی، بحمد اللہ، حسبِ پروگرام ۲۳ مارچ ۸۵ء تا ۲۸ مارچ منعقد ہوئے۔ ان محاضرات کا انعقاد نہایت سنجیدہ علمی ماحول میں ہوا اور پورے محاضرات پر بحیثیتِ مجموعی افہام و تفہیم کا رنگ نمایاں رہا اور یہ سلسلہ نہایت خوشگوار ماحول میں بحسن و خوبی ۲۸ مارچ کی شام کو اختتام پذیر ہوا۔ اِن محاضرات کی ایک بھرپور رپورٹ خود انجمن کے صدر مؤسس کے قلم سے اس شمارے میں شامل ہے اور جیسا کہ قارئین خود ملاحظہ فرمالیں گے، یہ ایک مختلف انداز کی رپورٹ ہے۔ جس میں اگرچہ واقعاتی پہلو کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا تاہم اس پر اصلاً تجزیاتی (ANALYTICAL) رنگ غالب ہے۔ اس رپورٹ کے ذریعے محاضراتِ قرآنی کا ایک جامع خاکہ نہایت نمایاں طور پر سامنے آتا ہے۔ چنانچہ اس میں نہ صرف یہ کہ ان قارئین کی ذہنی تشنگی کی بھرپور تسکین کا سامان موجود ہے جو کسی سبب سے ان محاضرات میں شریک نہ ہو سکے بلکہ وہ حضرات بھی اس میں اپنی دلچسپی کا وافر سامان موجود پائیں گے جو ان محاضرات میں شریک رہے۔

قرآن اکیڈمی کی دو سالہ تعلیمی اسکیم کے موضوع پر بھی والدِ محترم، ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی ایک مفصل تحریر شاملِ اشاعت ہے۔ اس اسکیم کا اجراء پچھلے سال رمضان المبارک کے فوراً بعد ہوا تھا۔ چنانچہ اِس موقع پر جبکہ اس تعلیمی اسکیم کا پہلا سال مکمل ہونے کو ہے اور نئے داخلے متوقع ہیں، یہ تحریر نہ صرف یہ کہ ایک بھرپور نگاہ واپسیں کی حیثیت رکھتی ہے بلکہ آئندہ تعلیمی سال کے خدوخال کو نمایاں طور پر سامنے لانے کا ایک اہم ذریعہ بھی ہے۔

نومبر ۸۴ء کے حکمتِ قرآن میں قصاص و دیت کے موضوع پر ہمارے سابق رفیقِ کار چوہدری محمد رفیق صاحب کا ایک مفصل مضمون شائع ہوا تھا۔ ڈیرہ اسماعیل خان کے ایک عالمِ دین مولانا سیف اللہ صاحب نے اس مضمون کا علمی محاکمہ کرتے ہوئے ایک اعتراض وارد کیا تھا۔ اور خواہش ظاہر کی تھی کہ اُن کے ارسال کردہ تنقیدی مضمون کو بھی حکمتِ قرآن کے صفحات میں جگہ دی جائے۔ چنانچہ ہم 'دیر آید درست آید' کی آڑ لیتے ہوئے مولانا موصوف کے مضمون کو اس شمارے میں شائع کر رہے ہیں۔

© rasailojaraid.com